رجسٹرڈ ایل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۵۲۵۴

جلد ۱	۲۶ ماہ تبوک ۱۳۲۶ ہش	۱۱ ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ	۲۶ ستمبر ۱۹۴۷ء	نمبر ۱۰

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۵ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ... ۲۶ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت کے خدا تعالیٰ ... ہے الحمدللہ

... المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار اور سردرد کی وجہ سے ناساز ... صحت فرمائیں۔

امن کیوں نہیں ہوتا؟

پاکستان اور ہندوستان کے لیڈروں کے پے بہ پے بیانات شائع ہو رہے ہیں۔ کہ وہ امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور غنڈہ گردی کو مٹانا چاہتے ہیں گاندھی جی۔ پنڈت نہرو۔ یہاں تک کہ مسٹر گوپی چند بھارگو۔ سردار سورن سنگھ اور ماسٹر تارا سنگھ بھی اب یہی کہہ رہے ہیں کہ امن قائم ہونا چاہیئے۔ اور ہندوؤں اور سکھوں کو عورتوں اور بچوں کو قتل نہیں کرنا چاہیئے۔ پناہ گزینوں پر حملے نہیں ہونے چاہئیں۔ ادھر پاکستان کے بھی تمام لیڈر اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ ظلم و ستم سے لوگوں کو باز رہنا چاہیئے۔ اور بدلے کا خیال دل سے نکال دینا چاہیئے

لیکن لاہور میں جو قافلہ بھی پہنچتا ہے خواہ مشرق سے آئے یا مغرب سے شاید ہی کوئی ہوگا جس پر حملہ نہ ہوا ہو۔ بعض قافلے تو بالکل ختم ہی ہو ہو کر پہنچتے ہیں۔ اور جو پناہ گزین بچ کر آتے بھی ہیں مہلک زخموں سے چور ہوتے ہیں۔

کتنی حیرت کی بات ہے کہ جتنا بڑے بڑے لیڈر قیام امن پر زور دیتے ہیں۔ اتنا ہی زیادہ خون خرابہ بڑھتا جا رہا ہے۔ سمجھ نہیں آتی۔ کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے سوائے اس کے کہ شاید دونوں طرف سے جو اپیلیں ہوتی ہیں۔ وہ نیک نیتی اور خلوص قلب سے تہی ہوتی ہیں۔ ورنہ یہ ممکن نہیں کہ بڑے بڑے لیڈر تو چاہیں کہ امن ہو جائے اور لوگ بد امنی کرتے چلے جائیں۔ لطف یہ ہے کہ یہی لیڈر جو بیان پر بیان دیتے چلے جاتے ہیں۔ حکومت کی عنان بھی انہی کے ہاتھوں میں ہے۔ سول ہو یا ملٹری تمام طاقت انہی کے قبضہ میں ہے۔

حکومت کے سول اور ملٹری افسر اگر دل سے چاہیں کہ غنڈوں کی کارروائیوں کو روک دیں۔ تو یہ ممکن نہیں کہ اس کا اثر نہ ہو۔ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ جہاں تک تحقیقات کی گئی ہے۔ حکومت کے افسر ہی ہیں جو اکثر جگہوں پر اپنے فرائض منصبی دیانت داری سے ادا نہیں کر رہے اور بعض جگہوں پر تو ایسے ثبوت موجود ہیں۔ کہ خود ان حکومت کے افسروں ہی نے پُر امن فضا کو بگاڑنے میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ اور اگر یہ امن قائم رکھنے کے اجارہ دار ہوا نہ دیتے۔ تو ہزاروں لوگ جو حقیقت میں امن جو اور صلح کل واقع ہوئے ہیں غنڈہ پن سے متعصف نہ ہوتے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ شریر عنصر بھی پنجاب کے طول و عرض میں بکھرا ہوا ہے۔ اور یہی لوگ امن عامہ کے زیادہ دشمن بھی ہیں۔ لیکن عام پنجابی اپنے ہمسائوں کے ساتھ سوفی صدی امن سے رہنا پسند کرتا ہے۔ اور وہ نہیں چاہتا۔ کہ خواہ مخواہ بد امنی پیدا کرے۔

لیکن ہمارا ذاتی تجربہ ہے کہ فسادات کی آگ وہیں زیادہ بھڑکی ہے۔ جہاں بد نیت حکام خواہ سول ہوں یا ملٹری علاقہ کے شریر عنصر سے ساز باز کرتے ہیں۔

اس لئے ہماری رائے ہے کہ محض لیڈروں کے بلند بانگ بیان دینے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ جب تک حکومت کی تمام مشینری کو اوور ہال نہ کیا جائے۔ اور بد نیت اور جانبدار افسروں کو ہٹا کر ان کی جگہ نیک نیت اور دیانت دار افسر مقرر نہ کئے جائیں۔

نیز جب تک اقلیتوں کی شکایات کو ٹھکرایا جاتا رہے گا۔ اور حکومت کے افسروں کی رپورٹوں پر بلا تحقیقات یقین کیا جاتا رہے گا کبھی ممکن نہیں کہ امن قائم ہو سکے۔ افسوس ہے کہ ہماری حکومتیں کان کی سخت کچی ثابت ہوئی ہیں۔ افسر خواہ کیسی بھی رپورٹ کر دے۔ خواہ بالبداہت وہ عقل کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اس پر جھٹ یقین کر لیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حکومت بہت سی غلطیاں ایسی کر دیتی ہے۔ کہ جن کی وجہ سے بجائے امن قائم ہونے کے فساد کی آگ اور بھی مشتعل ہوتی ہے۔ اور قانون شکن گروہوں کی سرکوبی کی بجائے اور بھی ان کی حوصلہ افزائی ہو جاتی ہے۔ اور وہ زیادہ دلیر ہو کر اقلیت کو تباہ کرنے لگتے ہیں۔ بہت سے گاؤں اسی طرح خالی کرائے گئے ہیں۔ کہ مقامی افسر قانون شکن گروہوں کی نہ صرف حوصلہ افزائی کرتے رہے ہیں۔ بلکہ فی الحقیقت ان کو عملی امداد پہنچاتے رہے ہیں ہم کو کئی مثالیں ایسی معلوم ہیں۔ کہ خود پولیس کے افسروں نے پوری دلچسپی لے کر اقلیت کے گاؤں خالی کروائے ہیں۔ اور قانون شکن گروہوں کا قبضہ کرایا ہے۔

اگر یہ بڑے بڑے لیڈر فی الحقیقت چاہتے ہیں۔ کہ کم از کم اب ہی امن ہو جائے اور جو لوگ اپنے گاؤں میں آباد ہیں ان کو وہاں بسنے دیا جائے۔ تو ان کو چاہیئے کہ پوری پوری تحقیقات کر کے ایسے افسروں کو قرار واقعی سزا دے۔ جو کہ شامل ہوں تاکہ کسی افسر کو آئندہ ایسی ناجائز کارروائیاں کرنے کی جرأت نہ ہو۔

لیکن افسوس ہے کہ باوجود لمبے چوڑے بیانات کے ابھی تک عملاً اس سلسلہ میں کچھ بھی نہیں کیا گیا۔ اگر ان بیانات سے صرف اپنی اور اپنی قوم کی جھوٹی نیک نامی حاصل کرنا مقصود ہے تو اور بات ہے۔ ورنہ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ لیڈر اور حکومت کے ارباب حل و عقد تو چاہیں کہ ملک میں امن کا قیام ہو۔ اور ان کے ماتحت اور شریر لوگ بد امنی پھیلاتے چلے جائیں۔

صوبہ سرحد کے ہندوؤں کا قابلِ تقلید ارادہ

پشاور کی آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ صوبہ سرحد کے ہندوؤں کا ایک وفد ...

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے شائع کیا

اعجر پسند کی سرکردگی میں امن کاشن سے کر مشرقی پنجاب کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یہ وفد مشرقی پنجاب کے غیر مسلموں کو بتائے گا۔ کہ انہوں نے مسلم اقلیت کو تباہ و برباد کرنے کا جو خطرناک کھیل شروع کر رکھا ہے۔ اس کے نتیجہ میں پاکستان کے غیر مسلموں کی جان و مال سخت خطرہ میں پڑ گئے ہیں۔ پاکستان کی اقلیتوں کی صرف اسی صورت میں حفاظت ہو سکتی ہے۔ جبکہ ہندوستان کے غیر مسلم بھی مسلم اقلیت کی پوری پوری حفاظت کریں۔

یہ ارادہ نہایت مفید اور مبارک ہے۔ اور اس قابل ہے کہ ہر جگہ اور ہر مقام پر اس کی پیروی کی جائے۔ فی الحقیقت فسادات اور قتل و غارت کی آگ کو ہوا دینے کی بڑی وجہ اقلیتوں کی ہمدردی اور مدد کرنے کا جذبہ ہی ہوتا ہے۔ جب ایک مقام پر ظلم ہوتا ہے تو اس اقلیت سے تعلق رکھنے والے لوگ دوسری جگہ اس کا انتقام لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ انتقامی جذبہ جنگل کی آگ کی طرح فساد کو وسعت دیتا چلا جاتا ہے۔

اس وقت حالت یہ ہے کہ پاکستان کے غیر مسلم اور ہندوستان کے مسلمان بجائے فساد کی آگ کو فرو کرنے کے اسے تیز کرنے میں ممد ثابت ہو رہے ہیں چنانچہ جہاں جہاں بھی پناہ گزین جاتے ہیں اکثریت کے ظلم و ستم کے واقعات بیان کر کر کے فضا کو مکدر اور مخدوش بنا دیتے ہیں۔ ان حالات میں صوبہ سرحد کے ہندوؤں کا ارادہ نہایت مبارک ہے۔ اور ملک کے لئے نیک فال ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اس تجویز پر منظم صورت میں اور وسیع پیمانے پر عمل کیا جائے۔ اور ہر جگہ کی اقلیتوں کو اس تجویز پر عمل کرنے کے لئے آمادہ کیا جائے۔ اگر ہندوستان کے کسی مقام پر فساد ہو۔ تو فوراً پاکستان کے غیر مسلموں کے وفود وہاں جانے چاہئیں جو وہاں کے غیر مسلموں کو سمجھائیں۔ کہ ان کے ظلم و ستم کی وجہ سے پاکستان میں مقیم غیر مسلم خطرہ میں ہیں۔ اسی طرح اگر پاکستان کے کسی علاقہ میں فساد ہو یا فساد کا خدشہ ہو تو ہندوستان کے مسلمانوں کے وفود کو یہاں آکر اپنے ہم مذہبوں کو سمجھانا چاہیئے کہ غیر مسلموں پر ان کے ظلم و ستم کی وجہ سے ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کی جانیں خطرہ میں ہیں۔ اگر دیانت داری اور نیک نیتی سے پاکستان اور ہندوستان کے زعما اپنے اپنے علاقوں کے عوام کو اس تجویز پر عمل کرنے کی تحریک کریں۔ تو یقیناً اس سے نیک اثرات نکل سکتے ہیں۔ اور اس طرح بہت جلد ایک ایسی خوشگوار رو چلائی جا سکتی ہے۔ جو دوبارہ ہمارے بدقسمت ملک میں امن و امان اور صلح و محبت کی فضا پیدا کر دے۔

اعلان ضروری

حسابداران امانت ذاتی و تحریک جدید

وغیرہ نوٹ فرمالیں کہ چونکہ ڈاکخانہ لاہور (پاکستان) بیمہ جات۔ رجسٹریاں اور منی آرڈر کو وصول نہیں کر رہا۔ اس لئے احباب کے آرڈرز کی تعمیل میں روپیہ نہیں بھیجا جا سکتا۔ ایسے حالات میں بہتر ہوگا۔ کہ صیغہ امانت کو روپیہ بھجوانے کے لئے لکھا ہی نہ جائے۔ اور اس وقت تک انتظار فرمایا جائے۔ کہ ڈاکخانہ روپیہ وصول کرنا شروع کر دے۔ یا پھر حسابداران خود تشریف لا کر دفتر سے روپیہ وصول فرما لیا کریں۔ افسر انچارج صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور پاکستان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"جو صادق اور اس کی طرف سے ہیں وہ مر کر بھی زندہ ہو جایا کرتے ہیں"

"جو صادق اور اس کی طرف سے ہیں۔ وہ مر کر بھی زندہ ہو جایا کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل کا ہاتھ ان پر ہوتا ہے۔ اور سچائی کی روح ان کے اندر ہوتی ہے۔ اگر وہ آزمائشوں سے کچلے جائیں۔ اور پیسے جائیں اور خاک کے ساتھ ملائے جائیں۔ اور چاروں طرفوں سے ان پر لعن و طعن کی بارشیں ہوں۔ اور ان کے تباہ کرنے کے لئے سارا زمانہ منصوبے کرے۔ تب بھی وہ ہلاک نہیں ہوتے۔ کیوں نہیں ہوتے؟ اس سچے پیوند کی برکت سے جو ان کو محبوب حقیقی کے ساتھ ہوتا ہے۔ خدا ان پر سب سے زیادہ مصیبتیں نازل کرتا ہے مگر اس لئے نہیں کہ تباہ ہو جائیں۔ بلکہ اس لئے کہ تا زیادہ سے زیادہ پھل اور پھول میں ترقی کریں۔"

(انوار الاسلام صفحہ ۵۱-۵۰)

کیا آپ سچے احمدی ہیں؟

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) اگر آپ سچے احمدی ہیں۔ تو آج ہی سے اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ نمازوں پر زور دیں۔ اگر آپ کی بیوی نماز میں کمزور ہے اسے سمجھائیں۔ ورنہ آئے طلاق دے دیں۔ اگر آپ کا خاوند نماز میں کمزور ہے اسے سمجھائیں وہ اصلاح نہ کرے تو اس سے خلع کرالیں۔ اگر آپ کے بچے نماز میں کمزور ہیں تو انکا اس وقت تک کے لئے مقاطعہ کر دیں۔ کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔

(۲) جب موقعہ ملے نفلی روزے رکھیں اور گزشتہ رمضانوں کے روزوں میں سے کوئی کمی رہ گئی ہو۔ تو جلد سے جلد وہ قرضہ اتاریں۔

(۳) ان دنوں مسلمانوں پر بڑی مصیبت آئی ہوئی ہے۔ آپ اس مصیبت میں حکومت اور افراد کی پوری امداد کریں۔

(۴) آج ہی اپنے دل میں یہ عہد کر لیں۔ کہ قادیان کی حفاظت کرتے چلے جانا ہے اور اس بارہ میں جو سکیم بنی ہے۔ اس پر فوراً عمل شروع کر دیں۔ وہ سکیم سب کو بہم ہو چکی ہے اور اگر ہندوستانی حکومت کے دباؤ سے کبھی قادیان خدانخواستہ خالی کرنا پڑے۔ تو ہر ایک یہ عہد قسم کھائے کہ وہ واپس لے کر چھوڑے گا۔ اور اگر اس میں دیر ہو تو ہر بچہ جب جوان ہو اس سے قسم لی جایا کرے۔ یاد رکھو قادیان خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ مرکز ہے۔ اور ضرور تمہارے پاس رہنا چاہیئے اور رہے گا انشاء اللہ اگر عارضی طور پر کوئی روک پیدا ہو تو ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ہر وقت اسے اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں۔

(۵) اس مصیبت کے وقت میں زیادہ کماؤ کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فی صدی آمد ہونی چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالیٰ توفیق دے۔

(۶) ہر ایک احمدی کو اجڑے ہوئے احمدیوں کو بسانے کے لئے پورا زور لگانا چاہیئے۔ مگر تمہاری ہمدردی صرف احمدیوں سے نہیں ہونی چاہیئے۔ ہر مسلمان کی ہمدردی تمہارا نصب العین ہونا چاہیئے اس وقت اختلافات پر زور دینا یا احمدی غیر احمدی میں فرق کرنا ایک قومی غداری ہے۔ جن مسلمانوں پر ظلم ہوا ہے۔ ان سے عقیدے یا فرقے پوچھے نہیں گئے بلکہ ان پر اس لئے ظلم ہوا کہ وہ اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے تھے پس ظالموں نے ان آدمیوں پر ظلم نہیں کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم کیا اور جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی وجہ سے ظلم ہوا ہماری غیرت اور ہمارے ایمان کا تقاضہ ہے۔ کہ ہم اس کی مدد کریں۔ تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کسی کا احسان نہ رہے۔

(۷) تم کبھی غریب اور بے کس پر ظلم نہ کرو۔ ہر ہندو اور سکھ بھی خدا تعالیٰ کا بندہ ہے۔ اس کے بھائیوں نے اگر غلطی کی ہے۔ تو ہم کو سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا بھائی کی غلطی یاد رکھے جانے کے قابل ہے یا آسمانی باپ کا رشتہ؟ ہم سب اپنے آسمانی باپ کے ذریعہ سے بھائی بھائی ہیں پس ان تمام اختلافات کے باوجود ایک ہندو بھی ہمارا بھائی ہے ایک سکھ بھی ہمارا بھائی ہے۔ ہم اس کو ظلم نہیں کرنے دیں گے مگر ہم اس پر ظلم ہونے بھی نہ دیں گے۔ پھر یہ بھی سوچو کہ کسی دن یہی لوگ اسلام میں داخل ہو کر اسلام کی ترقی کا موجب ہونگے۔ کل جس باغ کے پھل ہمیں ملنے والے ہیں۔ ہم اسے کیوں اجاڑیں۔

والسلام مرزا محمود احمد
۱۴ ستمبر ۱۹۴۷ء

جماعت احمدیہ نے غیر مسلموں کے ساتھ ہمیشہ رواداری کا سلوک کیا

(از جناب چوہدری عبد الواحد صاحب بی۔ اے واقف زندگی)

ابھی کل ہی کی بات ہے۔ کہ ہندو مسلمان اور سکھ اپنے اپنے وطن اور اپنے اپنے گھروں میں سکھ اور چین کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ایک دوسرے پر اعتماد تھا۔ محبت تھی۔ پیار تھا۔ ایک دوسرے کے دکھ سکھ کے ساتھی تھے۔ آپس میں لین دین تھا۔ کھان پان تھا۔ رشتہ داریاں تھیں غرضیکہ ہر غریب اپنے گھر میں امیر تھا۔ اور ہر امیر اپنے گھر میں خوش و شادان تھا ان حالات میں کوئی وہم بھی نہیں کر سکتا تھا کہ یہ محبت و اخوت کے رشتے یک دم ٹوٹ جائیں گے۔ نہ صرف ٹوٹ ہی جائیں گے بلکہ قوم قوم کی دشمن ہو جائے گی اور بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہو جائے گا۔

ہم اپنے تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر کم از کم قادیان کے آٹھ آٹھ دس دس میل تک کی آبادی کے متعلق کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ساتھ کئی معزز سکھ خاندانوں کے دیرینہ اور پرانے تعلقات کے علاوہ وہاں کے احمدیوں اور سکھوں کے بڑے گہرے اور خوشگوار تعلقات تھے۔ یہ لوگ قادیان کے لوگوں سے دور نزدیک سے ملنے آیا کرتے۔ اور قادیان کے لوگ ان کے دیہات میں ان کو ملنے جایا کرتے تھے قادیان کے مسلمانوں نے باوجود نمایاں اکثریت میں ہونے کے ہمیشہ رواداری کا ثبوت دیا اور کبھی بھی کسی کو کسی قسم کی شکایت کا موقعہ نہ دیا۔ خود وہاں کے غیر مسلموں کو حضرت امام جماعت احمدیہ کی ذات پر پورا اعتماد تھا۔

چنانچہ موجودہ بدامنی شروع ہونے سے کچھ ہی دن پہلے وہ قادیان کے غیر مسلموں کے معززین کے ایک وفد نے حضور سے ملاقات کی اور کہا کہ آنے والے دنوں میں مسلمانوں کی طرف سے ہم خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ حضور نے ان کو تسلی دلائی اور اپنی پوری ہمدردی کا یقین دلایا۔ اور اگلے دن خطبہ جمعہ میں مسلمانوں کو حضور نے دیانت اور امانت کی حفاظت کے بارہ میں اسلامی تعلیم کی طرف توجہ دلائی اور اپنے غیر مسلم ہمسایوں کو یقین دلایا کہ "جہاں تک ہماری طاقت ہے ہم ان کی اپنے عزیزوں سے بڑھ کر حفاظت کریں گے"۔ چنانچہ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے اور جہاں تک اس کی ذمہ داری تھی۔ اس نے اپنی طرف سے اس فرض کو پوری طرح نباہا۔

اپنے ہمسایہ سکھوں کے ساتھ نہ صرف محبت و پیار کے تعلقات بڑھائے بلکہ ان کے دینی و دنیاوی معاملات میں پوری ایمانداری کے ساتھ ان کی مدد کی۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ جب کہ ٹھیکر نامی گاؤں میں بننے والے ایک گوردوارہ کے لئے احمدیوں نے بخوشی سینکڑوں روپے چندہ دیا۔

دوسروں سے نیکی اور ہمدردی کا سلوک کرنے کی تعلیم کو اسلام نے کسی فرقہ یا کسی قوم کیلئے مخصوص نہیں کیا بلکہ ہمیں حکم دیا کہ سب بنی نوع انسان خدا تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ تماری ہمدردی سب کے ساتھ برابر ہونی چاہئیے۔ موجودہ فسادات میں تباہ حال لوگوں کی امداد کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا۔

"جس طرح ہمیں امرتسر کے مصیبت زدہ مسلمانوں کا دکھ درد ہے اس طرح ہمیں راولپنڈی اور ملتان کے ہندوؤں کا بھی درد ہے"۔

پھر فرمایا:۔ "اگر ہم صرف ایک فریق کی امداد کریں۔ تو قیامت کے دن ہم اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے؟ اللہ تعالیٰ کہے گا۔ تم نے بہار کے مسلمانوں کی مدد کی تم نے امرتسر کے مسلمانوں کی مدد کی تم نے دوسری جگہ کے لئے مسلمانوں کی مدد کی لیکن کیا راولپنڈی اور ملتان کے ہندو میرے بندے نہ تھے؟ ... پس میں صرف یہی نہیں کہتا کہ تم امرتسر کے مسلمانوں کی مدد کرو۔ بلکہ اگر راولپنڈی اور ملتان کے ہندوؤں کی امداد کا کوئی سامان موجود ہو۔ تو اس سے بھی دریغ نہ کرو"۔ (الفضل ۶/۴۷ ۴)

چنانچہ حضور نے جہاں دوسری جگہوں پر امدادی فنڈ بھجوایا وہاں کوٹلی میں بھی پانچ ہزار روپیہ کی رقم بھجوائی۔

پس جماعت احمدیہ نے غیر مسلموں کے ساتھ نہ صرف عام حالات میں اسلامی رواداری کو قائم رکھا۔ بلکہ عملی طور پر بھی انکے دکھ درد میں شریک رہی۔ یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ اس تعلیم پر کاربند ہی۔ اور آئندہ بھی رہے گی۔

(بقیہ صفحہ ۲)

اور خورد و نوش کا انتظام کیا کریں گے۔

نقل مکانی سے جو ایک بڑا نقصان پیدا ہوگا اس کا خطرہ ابھی سے نظر آ رہا ہے یعنی ملک میں بھیک منگوں اور سائلوں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے گا۔ اور اس کے فوراً بعد ہی لٹیروں ڈاکوؤں اور قزاقوں کی ملک میں اتنی تعداد ہو جائے گی کہ امن پسند شہریوں کی زندگی ان کے ہاتھوں تلخ ہو جائے گا۔

یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ کہ آج کل اپنے وطن میں رہنے میں بھی شدید مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر جوانمردوں اور بہادروں کی طرح ان مصیبتوں کا مقابلہ کرو اور اپنے اپنے مقامات پر ڈٹے رہو آپس میں تنظیم اور اتحاد پیدا کرو۔ ہراساں اور بددل نہ ہو۔ خوف اور ڈر کو اپنے دل میں جگہ نہ دو۔ مرنے سے نہ ڈرو۔ اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت ہی زاری کے ساتھ دعائیں کرو۔ آخر تم فتحیاب ہو گے۔

جن مظلوم لوگوں کو جبراً ان کے گھروں سے نکال دیا ہے۔ میں ان سے بھی یہی کہوں گا۔ کہ جونہی موقع ہو۔ فوراً اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ اور اپنے ٹوٹے پھوٹے گھروں کی مرمت کر کے ان میں بس جاؤ۔ کیونکہ

اپنے وطن سے بہتر کوئی نہیں ٹھکانہ

آخر میں مجھے پاکستان اور ہندوستان کی دونوں حکومتوں سے یہ کہنا ہے کہ وہ بھی اس امر کی خلوص دل کے ساتھ پوری کوشش کریں کہ اقلیتوں کی حفاظت کی جائے اور ان کے امن کی پوری ضمانت دی جائے اور ان کے خوف اور ڈر کو دور کیا جائے زبانی اعلانات اس بارہ میں قطعاً بیکار ہوں گے ضرورت ہے کہ عملی قدم اٹھایا جائے اور حقیقی طور پر ان کے ساتھ ہمدردی کی جائے تب ہی ہندوستان اور پاکستان میں ہندو و مسلمان امن سے رہ سکتے ہیں اس میں دونوں حکومتوں کا فائدہ ہے

مخلصین سلسلہ کیلئے خدمت دین کا نادر موقع

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت چند ایسے دیانتدار مخلصین اور محنت سے کام کرنے والے دوستوں کی ضرورت ہے جو علاقہ پاکستان کی جماعتہائے احمدیہ میں دورہ کر کے زیادہ سے زیادہ چندہ وصول کر کے صدر انجمن احمدیہ مرکزہ لاہور رجودھامل بلڈنگ میں بھجوائیں۔ اور اگر بذریعہ منی آرڈر وغیرہ بھجوانے کا انتظام نہ ہو سکے تو خود لا کر خزانہ صدر انجمن لاہور میں جمع کرائیں جو احباب اپنے آپ کو اس کام کے اہل سمجھتے ہوں۔ اور اپنے آپ کو دینی خدمت کے لئے پیش کرنا چاہیں۔ وہ فوراً جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں دفتر بیت المال میں بھیج دیں۔ تاکہ ان کو ضروری ہدایات دے کر معین جماعتوں میں فراہمی چندہ کے لئے بھجوایا جائے۔

فراہمی چندہ کیلئے دورہ میں جو اصل خرچ ہوگا وہ انشاء اللہ دیا جائیگا۔

ناظر بیت المال

ارباب حکومت توجہ فرمائیں

از جناب احمد حسن صاحب سابق ایڈیٹر دور جدید لاہور

آبادی کا عام طبقہ خواہ وہ کسی مذہب یا ملت سے تعلق رکھتا ہو۔ بالعموم امن پسند اور عافیت کوش ہوتا ہے اور وسیع و منظم بدامنی اور فساد سے نفور۔ اس لئے مشرقی پنجاب کی عام آبادی موجودہ ناگہانی آفت سے یک دم گھبرا گئی۔ اور اس نے قدرتی طور پر اپنے لئے عافیت اور حفاظت کا مقام تلاش کرنے کے لئے اپنے وطن سے ہجرت کی اور لاکھوں کی تعداد میں بے در اور بے گھر ہونا اختیار کر لیا۔

لیکن اس ہل چل اور افرا تفری کے بیچ میں بعض نشانات ایسے بھی نظر آتے ہیں۔ جہاں مسلمانوں نے ان غیر معمولی حالات و مصائب کے مقابلے میں غیر معمولی ضبط اور حوصلے کا نمونہ پیش کیا۔ وہ بہادر اور سچے مومنوں کی شان کے ساتھ اپنی جان۔ اپنے مال۔ اپنی عزت اور اپنے ناموس کی حفاظت کی خاطر اپنے اپنے گھروں کو مورچے بنا کر دشمنوں کے مقابلے میں ڈٹ گئے۔ ممکن ہو سکا تو غازی مردوں کی طرح دشمنوں کو مار بھگایا اور اگر حالات ناسازگار ہوئے تو راضی برضا ہو کر اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر کے راہ حق میں شہید ہو گئے۔

یہ لوگ جن میں کی ایک تعداد اب بھی سخت مخالفانہ حالات کے باوجود اپنے مساکن میں ڈٹی ہوئی ہے۔ اور دشمنوں کے مقابلے میں سینہ سپر ہے تمام مسلمانوں کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ کیونکہ انہوں نے لاتعداد مسلمانوں کی افرا تفری کا کفارہ ادا کیا ہے۔

اس منتخبہ گروہ کا ایک حصہ کم و بیش تیس ہزار کی تعداد میں ضلع گورداسپور کے ان افراد پر مشتمل ہے جنہوں نے سب طرف سے جمع ہو کر قادیان میں پناہ لی ہے۔ جو ایک عرصہ سے نہایت ناساعد اور ناموافق حالات کا مقابلہ نہایت استقلال اور پامردی کے ساتھ کر رہے ہیں۔

قادیان کی جماعت اپنی سعی اور بساط کے مطابق ہر طرح ان مہاجرین کی خدمت کر رہی ہے اس نے اپنے تمام ادارے، مکانات اور جگہیں پناہ گزینوں کے لئے کھول دیئے ہیں اور ایسے موقع پر جبکہ سرکاری انتظام کے ماتحت قائم شدہ پناہ گزین کیمپوں میں قوت لایموت کی کمی اور بلکہ اکثر اوقات نہ ملنے کی شکایت عام طور پر پائی جاتی ہے۔ تیس ہزار افراد کے جم غفیر کے لئے دو وقت کا کھانا ایسی باقاعدگی کے ساتھ مہیا کر رہی ہے کہ کسی شخص کو شکایت نہیں۔

لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ نہ تو مشرقی پنجاب اور نہ مغربی پنجاب کی حکومت نے اس بارے میں اپنے فرض کو پہچاننے کی کوشش کی ہے مشرقی پنجاب کی حکومت سے تو ہمیں شکایت تھی ہی لیکن ہمیں تعجب ہے کہ مغربی پنجاب کی اپنی حکومت نے بھی اس امر کو سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں فرمائی کہ ان مسلمان مہاجرین کے قیام یا خوراک کے متعلق اسکے ذمے بھی کوئی فرض عائد ہوتا ہے

حکومت مغربی پنجاب کا فرض اولین ہے کہ اور نہیں تو کم از کم پناہ گزینوں کا ایک کیمپ قادیان میں کھول کر انکے قیام و طعام کا انتظام کرے اور جس طرح پنجاب کے دیگر دور دراز علاقوں سے پناہ گزینوں کو نکال کر محفوظ جگہوں پر منتقل کرنے کا انتظام ہے قادیان سے بھی عورتوں بچوں، بوڑھوں اور معذور افراد کو نکالنے کا انتظام کرے

درخواست دعا

مرزا فضل الرحمن صاحب احمدی مدراس سے اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ کہ مغربی پنجاب سے جو ہندو اور سکھ پناہ گزین آ رہے ہیں۔ وہ لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف مشتعل کر رہے ہیں جس کی وجہ سے یہاں کے مسلمانوں کی زندگیاں خطرہ میں پڑ گئی ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ کے مسلمانوں کی حفاظت فرمائے اور دشمن کی شر سے محفوظ رکھے

تارکانِ وطن سے

(از جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

اس وقت جو لوگ ترکِ وطن کر رہے ہیں وہ تین قسم کے ہیں۔

اوّل۔ وہ لوگ ہیں جن کو حملے کر کے قتل و غارت کا بازار گرم کر کے۔ آگ لگا کر ڈرا کر۔ دھمکا کر نہایت جبر و ظلم سے نکلنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ اور وہ خانماں برباد ادھر ادھر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔

دوسرے۔ وہ لوگ ہیں۔ جو محض ڈر اور خوف کی وجہ سے اپنے وطنوں کو خیرباد کر رہے ہیں۔

تیسرے۔ وہ لوگ ہیں جو اپنی خوشی سے اپنی ہم مذہب حکومت کے زیر سایہ رہنا چاہتے ہیں

ان میں سے اوّل الذکر کا معاملہ تو مجبوری، بے بسی اور ناچاری کا ہے لیکن موخر الذکر دو گروہ کے اصحاب سے ہم یہی کہیں گے، کہ آپ کا رویہ نہ صرف یہ کہ مستحسن نہیں، بلکہ قوم اور ملک کے لئے تباہ کن اور خطرناک ہے۔ نہ موجودہ حالت دیر تک قائم رہ سکتی ہے اور نہ تارکان وطن ہمیشہ کے لئے اپنے گھروں کو جن میں وہ صدیوں سے رہتے چلے آ رہے ہیں چھوڑ سکتے ہیں۔ اگر اس خیال کو عملی صورت دینے کا اقدام کیا جائے کہ تمام ہندو اور سکھ پاکستان سے منتقل ہو جائیں۔ اور تمام مسلمان ہندوستان سے چلے آئیں۔ تو اقتصادی اور ملکی لحاظ سے یہ چیز دونوں کے لئے نہایت مہلک ثابت ہو گی۔ اس کے نتیجہ میں جو کروڑوں کی جائیدادیں اور زمینیں ہندوؤں اور سکھوں کی پاکستان میں ہیں ان کو ان سے ہاتھ دھو کر بہت ہی معمولی جائیدادوں اور نہایت کم زمینوں پر مجبوراً قناعت کرنی پڑے گی اور جو مسلمان اپنی جائیدادوں اور زمینوں کو چھوڑ کر پاکستان جا رہے ہیں وہ بھی سوائے چند کے کوئی خاص فائدہ حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اور بالآخر ترک وطن پر پچھتائیں گے اور جو روکھی سوکھی ان کو اپنے گھر پر میسر تھی اس سے بھی محروم ہو جائیں گے۔

پھر منقولہ جائداد کی تو دونوں طرف تباہی ہی تباہی ہے۔ نہ سارے کا سارا گھر کوئی شخص اٹھا کر لے جا سکتا ہے اور نہ دوسری جگہ اسے بنا بنایا اور سجا سجایا گھر مل سکتا ہے

پھر ہر خاندان میں بچے، عورتیں اور بوڑھے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ ان کا نقل مکان کرنا نہایت درجہ مشکل ہوتا ہے اور اس نقل مکانی میں اکثر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یا نہایت شدید تکالیف برداشت کر کے مُردوں سے بدتر ہو جاتے ہیں۔

نقلِ مکانی کر جانے سے ہندو۔ سکھ اور مسلمانوں کی مقدس عمارات۔ ان کے معابد اور ان کے متبرک مقامات بھی یقیناً بہت بڑے خطرہ میں پڑ جاتے ہیں۔ دوسری قوم کے افراد کو کیا پڑی ہے کہ وہ ان کے مقامات مقدسہ کی پرواہ کرے۔

اس غلط اقدام سے پبلک مقامات مثلاً سکول۔ کالج اور شفاخانے اور قومی سرمایہ کی چیزیں جو لاکھوں روپیہ کے صرف سے عرصہ دراز کی لگاتار کوشش سے فراہم ہوئی تھیں۔ یکسر تباہ ہو جاتی ہیں۔ مثلاً پبلک لائبریریاں اور پرائیویٹ کتب خانے وغیرہ

یہ بھی نہایت غور کرنے والی بات ہے کہ ہر شہر اور قصبہ اور گاؤں میں بعض بائیں۔ بعض پیشے اور بعض کام الگ الگ قوموں سے متعلق ہیں۔ پس کسی جگہ جب ایک ہی قوم رہ جائے گی۔ تو اقتصادی اور معاشرتی لحاظ سے کس قدر شدید دقتوں کا سامنا ہو گا؟

نقل مکانی کرنے والے اصحاب کو ہرگز ہرگز وہ آرام دوسری جگہ نہیں مل سکتا۔ جو معمولی حالات میں اپنے گھر میں میسر آ سکتا ہے شروع شروع میں شوق اور چاؤ اور امنگ ہندو کو ہندوستان جانے میں اور مسلمان کو پاکستان جانے میں بے شک ہوتا ہے۔ مگر یہ نشہ آہستہ آہستہ ہرن ہو جائے گا۔ تو اس وقت پتہ لگے گا کہ ؎

عشق آساں نمود اوّل ولے افتاد مشکلہا

پھر یہ بھی تو سوچنا ہے کہ اگر سارے ہندوستان کے مسلمان پاکستان کا رخ کر لیں تو اس چھوٹے سے اور محدود ملک میں آٹھ نو کروڑ آدمی سمائیں گے کس طرح؟ اور جو آدمی پہلے رہتے ہیں وہ اپنی رہائش (باقی بر صفحہ ۲)

ٹرینوں پر وحشیانہ حملوں کے خلاف

حکومت پاکستان کا احتجاج

کراچی ۲۵ ستمبر۔ گذشتہ چند دنوں میں پاکستان آنے والی سپیشل ٹرینوں پر جو وحشیانہ حملے ہوئے اور ان سے جو شدید جانی نقصان ہوا۔ حکومت پاکستان نے اس کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے اور اس سلسلہ میں حکومت ہند کو ایک سخت چٹھی لکھی ہے۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے اس کے جواب میں یقین دلایا ہے کہ فی الحال دہلی سے مسلمان پناہ گزینوں کی سپیشل گاڑیاں چلانی بند کر دی گئی ہیں

نیو یارک ۲۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اتحادی اقوام کی تنظیم نے آسٹریلیا کی وہ قرار داد منظور کر لی ہے جس میں پاکستان اور یونان کو تنظیم کا رکن بنا لینے کی سفارش کی گئی تھی۔

ریاست بہاولپور میں دو لاکھ مسلمان پناہ گزین

ایک لاکھ پناہ گزین کام پر لگائے جا چکے ہیں

بہاولپور ۲۴ ستمبر۔ ریاست بہاولپور کی حکومت کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جب سے مشرقی پنجاب میں فسادات شروع ہوئے ہیں مشرقی پنجاب ریاست بیکانیر اور دیگر نواحی ریاستوں سے تقریباً دو لاکھ پناہ گزین ریاست بہاولپور میں آ چکے ہیں۔ ان میں سے تقریباً ستر ہزار پناہ گزین خالی زمینوں پر آباد کر دیئے گئے ہیں انہیں زراعتی سامان بھی مہیا کر دیا گیا ہے وہ کپاس اور باجرہ کی فصلوں کی حفاظت کر رہے ہیں اور کٹائی کے وقت انہیں فصل کا کافی حصہ بطور معاوضہ دیا جائیگا۔ پندرہ ہزار پناہ گزینوں کو قصبوں اور منڈیوں میں مکانات اور دکانیں دے دی گئی ہیں ؛

کشمیر کو پاکستان میں شامل ہونا چاہئیے

کشمیری لیڈر مسٹر پریم ناتھ بزاز کی اپیل

سری نگر ۲۵ ستمبر۔ کشمیر کے مشہور غیر مسلم لیڈر مسٹر پریم ناتھ بزاز ایڈیٹر اخبار ہمدرد نے کشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر شیخ عبداللہ سے اپیل کی ہے کہ وہ مہاراجہ کشمیر کو پاکستان میں شامل ہونے کا مشورہ دیں۔ کیونکہ ریاست کی بہت بڑی اکثریت یہی چاہتی ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی ہے کہ شیخ محمد عبداللہ کوئی ایسا اقدام نہ کریں گے جو کشمیر کے باشندوں کی مرضی کے خلاف ہو۔

لاہور ۲۵ ستمبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے ان کارخانوں کو پھر سے چلانے کا فیصلہ کیا ہے جو غیر مسلم چھوڑ کر چلے گئے ہیں اس سلسلہ میں جلد انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

پاکستان سپیشل ٹرین پر حملے کی تفصیلات صرف دو سو اشخاص بچے

لاہور ۲۴ ستمبر۔ ڈائرکٹر پبلک ریلیشنز پاکستان لاہور نے آج ایک اعلان میں بتایا ہے کہ ۲۱ ستمبر کی صبح کو جو گاڑی دہلی سے مغربی پنجاب روانہ ہوئی تھی۔ اس میں صرف چھ سو مسلم پناہ گزین لاہور پہنچے چھ سو میں سے چار سو پناہ گزین مجروح تھے۔ ۷۶ مسلمانوں کی حالت نازک ہے گاڑی کے باقی تمام مسافر شہید کر دیئے گئے۔ اس گاڑی پر پہلے حملہ بیاس کے نزدیک ہوا۔ لیکن ایک برطانوی فوجی افیسر نے حملہ کو ناکام بنا دیا۔ ۲۲ ستمبر کو صبح چھ بجے امرتسر ریلوے سٹیشن پر گاڑی پھر روک لی گئی اور اس پر حملہ کر دیا گیا۔ برطانوی افیسر نے پھر فائرنگ کیا لیکن وہ جس محافظ فوجی دستہ کی کمان کر رہا تھا۔ اس نے صرف ہوا میں گولیاں چلانے پر اکتفا کی۔ ہزاروں سکھوں نے مسافروں پر پے در پے حملے کئے صرف وہی مسلمان بچے جو لاشوں کے انبار تلے آ گئے۔ پناہ گزینوں کا کہنا ہے کہ فوج کے حفاظتی دستہ نے خود برطانوی افیسر کو گولی کا نشانہ بنایا۔ کل رات میو ہسپتال میں تقریباً چار سو اشخاص داخل کئے گئے

پاکستان اور افغانستان میں گہرے تعاون کی ضرورت

پشاور ۲۴ ستمبر۔ درہ خیبر میں افغانستان کے لئے قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کے خاص نمائندہ نواب زادہ سعید اللہ خاں کا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ قبائلیوں کے سردار ملک مراد خاں نے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی کہ مسلمانوں کے اتحاد اور دشمنان اسلام کو ناکام کرنے کے لئے آئندہ پاکستان اور افغانستان کے اسلامی ممالک ایک دوسرے سے زیادہ سے زیادہ تعاون کریں گے

ملک مراد خاں نے کہا کہ ہم نئی اسلامی سلطنت پاکستان کے پہلے نمائندہ کے افغانستان میں تقرر کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ پاکستان، افغانستان اور قبائلیوں کا مفاد مشترکہ عمل اور اتحاد میں مضمر ہے مشرقی پنجاب اور ہندوستان کے دیگر علاقوں میں مسلمانوں کے قتل عام سے قبائلی علاقوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ہم نے پہلے ہی قائد اعظم جناح گورنر جنرل پاکستان کو یہ یقین دلایا ہے کہ قبائلی مسلمان پاکستان کی ہر ممکن امداد کرنے پر بالکل آمادہ ہیں ؛

غیر مسلم پناہ گزینوں کے قافلوں کی روانگی منسوخ کر دی گئی

لاہور ۲۴ ستمبر۔ ڈائرکٹر پبلک ریلیشنز لاہور نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی پنجاب میں مسلمان پناہ گزینوں پر مسلسل حملوں کے سبب مغربی پنجاب کی مسلم آبادی میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے۔ لہذا غیر مسلم پناہ گزینوں کے مفاد کے پیش نظر حکومت مشرقی پنجاب جانے والے قافلوں کی روانگی کا پروگرام منسوخ کرنے کے لئے مجبور ہو گئی ہے۔ حالات کے رو بہ اصلاح ہونے اور مسلمانوں کے اضطراب میں کمی واقع ہو جانے کے بعد غیر مسلم پناہ گزینوں کی ترسیل کا سلسلہ پھر شروع کر دیا جائے گا ؛

مسلمانوں کے بحفاظت تخلیہ کا اہتمام کیا جائے حکومت پاکستان کا مطالبہ

کراچی ۲۴ ستمبر۔ حکومت پاکستان نے ہندوستانی حکومت کو ایک برقیہ روانہ کیا ہے کہ حکومت پاکستان کے ملازمین اور دوسرے محصور مسلمانوں کے بحفاظت تخلیہ کا فوری انتظام کیا جائے۔ حکومت پاکستان نے ہندوستانی حکومت کے ارباب حل و عقد پر زور دیا ہے کہ مسلمان پناہ گزینوں کے لئے مضبوط فوجی پہرہ کا اہتمام کیا جائے۔

لاہور ۲۴ ستمبر۔ لاہور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بتایا کہ آج کل کاسے جو مسلمان پناہ گزین لاہور پہنچے ہیں۔ انہوں نے بتلایا ہے۔ کہ پاکستان روانہ ہونے سے قبل ان کا سارا سامان لوٹ لیا گیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بتایا کہ لاہور سے جانے والے غیر مسلم پناہ گزینوں کا مال و اسباب چھینا نہیں جاتا صرف غیر قانونی اسلحہ پر قبضہ کیا جاتا ہے ؛

ہالینڈ کے فوجی اڈوں کو بند کر دیا جائے

میلبورن ۲۴ ستمبر۔ آسٹریلیا کی ٹریڈ یونین کونسل کی ایگزیکٹو کمیٹی نے ایک قرارداد کے ذریعے فیڈرل حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ آئندہ آسٹریلیا میں ولندیزی حکومت کے تمام فوجی اڈوں کو بند کر دیا جائے۔ ٹریڈ یونین کونسل کے سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کہ ولندیزی فوجیں آسٹریلیا کی بندرگاہوں سے جنگی سامان بحری جہازوں میں لاد کر انڈونیشیا لے جا رہی ہیں۔ انہی حالات میں گذشتہ دنوں آسٹریلوی مزدوروں نے ولندیزی جہازوں پر کام کرنے

کیا پاکستان اور ہندوستان میں جنگ کا کوئی امکان نہیں؟

مسٹر سہروردی کا بیان

کراچی ۲۴ ستمبر۔ سابق وزیر اعظم مسٹر شہید سہروردی نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ پاکستان کے اقتصادیات کی نوعیت ایسی ہے کہ اس کی ناکامی کا تصور لغو اور بے ہودہ ہے مسٹر سہروردی نے کہا کہ دہلی میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ مسلمان خوف و خطر کے بغیر اب دہلی میں چل پھر نہیں سکتے۔ اس کے برعکس پاکستان میں قانونی تعطل رونما نہیں ہوا۔

مسٹر سہروردی نے کہا کہ ہندوستان اور پاکستان میں جنگ چھڑ جانے کا کوئی امکان نہیں۔ کیونکہ اس وقت فریقین میں سے کوئی بھی جنگ کا خواہاں نہیں ؛

ایک چھاپہ خانہ کی مشینری نکال لیجانے کی ناکام کوشش

لاہور ۲۴ ستمبر۔ آج ایک چھاپہ خانہ کی تمام مشینری پاکستان سے نکال لے جانے کی کوشش ناکام ہو گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ملٹری کا ڈسپوزل ڈیپارٹمنٹ کا ایک غیر مسلم افسر اس سازش میں شریک تھا لیکن لاہور چھاؤنی کے مجسٹریٹ شیخ غلام احمد کو عین موقعہ پر سازش کا علم ہو گیا اور چھاپہ خانہ کا مالک حراست میں لے لیا گیا۔ چھاپہ خانہ کی مشینری ایک فوجی ٹرک میں چھاؤنی کے ریلوے سٹیشن پر لائی گئی پہلے کہا گیا کہ حکومت ہندوستان کے ملازمین کا سامان لیجانے کیلئے مہیا کیا گیا تھا جب مشینری کو ریلوے ویگن میں لادا جانے لگا تو دیکھنے کیلئے ڈالا گیا تو معلوم ہوا تو اس پر قبضہ کر لیا گیا۔

مشرقی پنجاب کی صورت حالات سرکاری بیان

جالندھر ۲۴ ستمبر۔ حکومت مشرقی پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جالندھر، شملہ، رہتک، گوڑگانوہ اور کانگڑہ کے اضلاع میں حالات رو بہ اصلاح ہیں ضلع ہوشیارپور میں کئی لٹیرے گرفتار کر لئے گئے۔ اور ۱۵ اغوا شدہ مسلمان لڑکیاں واپس حاصل کی گئیں۔ دوراہہ اور ساہنی وال کے درمیان پناہ گزینوں کے ایک کیمپ پر حملہ کیا گیا۔ کئی مسلمان ہلاک ہوئے۔ حملہ آوروں پر فائرنگ کیا گیا۔ ضلع فیروزپور میں اغوا شدہ ۲۵ مسلمان عورتیں اور آٹھ بچے واپس حاصل کئے گئے۔ ضلع کرنال میں کافی غیر قانونی اسلحہ برآمد کیا گیا۔ ضلع حصار کے قصبہ فتح آباد میں مسلمان پناہ گزینوں کی کثیر تعداد موجود ہے۔ جو پچاس پچاس ہزار کے قافلوں کی صورت میں ریاست بہاولپور جانا چاہتے ہیں ؛

زخمیوں کیلئے یہ سامان درکار ہے

لاہور ۲۴ ستمبر۔ مشرقی پنجاب سے جو مسلمان زخمی ہو کر مغربی پنجاب میں آئے ہیں اُن میں سے بیشتر تعداد میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ لہٰذا ان ہزارہا زخمی مریضوں کیلئے کپڑا الائف لبادے صابن، سر میں لگانے کا تیل اور کنگھی وغیرہ کی اشد ضرورت ہے۔ مخیّر حضرات سے پُر زور درخواست ہے کہ وہ جس قدر اشیاء مذکورہ فراہم کر سکیں۔ ریلیف کمیٹی میو ہسپتال یا مرکزی ریلیف کمیٹی ۲۷۔ ایمپرس روڈ میں پہنچا دیں۔

سیکرٹری مرکزی ریلیف کمیٹی

پاکستان میں خوراک کی کمی کا زیادہ خطرہ نہیں ہے

وزیر خوراک پاکستان کا اعلان

کراچی ۲۵ ستمبر۔ مسٹر غضنفر علی خاں وزیر خوراک پاکستان نے پاکستان کی غذائی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان کو اناج کی قلت کا زیادہ خطرہ نہیں ہے گو موجودہ فسادات کی وجہ سے فصلوں کو نقصان ضرور ہوا ہے۔ لیکن اتنا نہیں جتنا بعض حلقوں [illegible] ہر جگہ مقامی افسر حالات کی نزاکت کو خوب سمجھتے ہیں جو زمینیں اور فصلیں غیر مسلم چھوڑ کر چلے گئے ہیں ان کا انتظام فوراً پناہ گزینوں کو سونپا جا رہا ہے۔ وزیر خوراک نے تبادلہ آبادی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ حکومت پاکستان آبادی کے تبادلہ کے سخت خلاف ہے لیکن جن مسلمانوں کو گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے ہم انہیں پاکستان سے نکلنے کیلئے تیار نہیں۔ آپ نے کہا کوئی وجہ نہیں کہ ہندوستانی مسلمانوں کی ہندوستان سے وفاداری پر ✻

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا اعلان

لاہور ۲۴ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے اعلان کیا ہے کہ جن دکانوں اور کاروبار کو غیر مسلم چھوڑ گئے ہیں حکومت ان پر قبضہ کر کے انہیں پناہ گزینوں میں تقسیم [illegible] ہے۔ ان حالات جو شخص اپنی ذاتی حیثیت میں ایسی دکانوں اور کاروبار کا سودا کرے گا وہ نتائج کا خود ذمہ دار ہوگا۔

شملہ ۲۴ ستمبر۔ روزنامہ ٹربیون، کل صبح سے شملہ میں شائع ہوگا۔ لاہور میں بد امنی کے باعث اس اخبار کی اشاعت ۱۶ اگست ۱۹۴۷ء سے بند تھی۔

جو شک کیا جائے۔ حکومت ہند کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کرے۔

مغربی پنجاب کے حالات قابو میں ہیں

لاہور ۲۴ ستمبر۔ حکومت مغربی پنجاب کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے مسلسل قتل عام سے مغربی پنجاب میں اضطراب و کشیدگی میں اضافہ ہو گیا ہے لیکن اس کے باوجود حالات قابو میں ہیں کل مغربی پنجاب کے کسی ضلع میں کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا۔ ضلع راولپنڈی میں غیر مسلم پناہ گزینوں کا ایک قافلہ فتح جنگ سے کیمبل پور کے کیمپ میں آ رہا تھا کہ اس پر حملہ کیا گیا۔ فوجی محافظوں نے حملہ آوروں کا باقاعدہ مقابلہ کیا۔ دونوں جانب جانی نقصان ہوا۔

ریاست بہاولپور سے تمیس ہزار غیر مسلم چلے گئے

بہاولپور ۲۴ ستمبر۔ حکومت ریاست بہاولپور کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ مشرقی اور مغربی پنجاب میں تعلقات کی کشیدگی کے باعث تقریباً تمیس ہزار غیر مسلم ریاست بیکانیر اور مشرقی پنجاب میں جا چکے ہیں۔ وہ اپنے ہمراہ اپنا تمام سامان اناج اور بیل لے گئے ہیں۔

لاہور ۲۴ ستمبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ دکانوں کی تقسیم کے سلسلہ میں درخواستوں کے باقاعدہ دستاویز اور سرٹیفکیٹ بھیجے جائیں

حکومت پاکستان کے مشورہ پر کمانڈر انچیف پاکستان کا اہم اقدام

راولپنڈی ۲۴ ستمبر۔ فوجی ہیڈ کوارٹرز کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت پاکستان کے مشورہ پر پاکستانی فوج کے کمانڈر انچیف بریگیڈیئر محمد افتخار خاں کی زیر کمان نوشہرہ بریگیڈ کو لاہور ایریا کمانڈر کی تحویل میں کر رہے ہیں۔

سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ بالا اقدام کا مقصد یہ ہے کہ پناہ گزینوں کا مسئلہ حل کرنے میں حکام سول کو زیادہ امداد حاصل ہو سکے۔ بریگیڈ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ فوراً لاہور روانہ ہو جائے۔ سندھ سے بھی فوجیں لاہور بھیجی جا رہی ہیں۔

مشرقی پنجاب کے فسادات کو امریکن اخبار غیر مناسب شہرت دے رہے ہیں

ہندوستانی سفارت خانہ کے افسر اعلیٰ کا امریکن اخباروں سے گلہ

واشنگٹن ۲۴ ستمبر۔ ہندوستانی سفارت خانے کے افسر اعلیٰ مسٹر پی آر سین نے کل ایک پریس کانفرنس میں ہندوستانی حکومت کی اس شکایت کا اعادہ کیا کہ امریکہ کے اخباروں میں ہندوستان کے فرقہ وار فسادات بالخصوص پنجاب کے فسادات کو ضرورت سے زیادہ شہرت دی جا رہی ہے۔ انہوں نے خاص طور پر اس واقعہ پر احتجاج کیا کہ امریکن اخباروں میں صرف مشرقی پنجاب کی خبریں دی جا رہی ہیں۔ جہاں ذرائع آمد و رفت منقطع ہونے کی وجہ سے تمام امریکن اخبار نویس اکٹھے ہوتے جا رہے ہیں اور امریکن عوام کے سامنے ایک بالکل یکطرفہ تصویر پیش کر رہے ہیں۔ مسٹر سین نے بتایا کہ ہندوستان کی حکومت امریکن نامہ نگاروں پر کوئی پابندی عائد کرنا نہیں چاہتی۔ انہوں نے کہا ہندوستانی فسادات کو اقوام متحدہ میں موضوع بحث نہیں بنانا چاہیئے۔ تاہم اگر اقوام متحدہ نے فسادات کی تحقیقات کرنی چاہی تو ہندوستان کوئی مزاحمت پیش نہیں کرے گا۔

مسٹر سین نے کہا کہ اقوام متحدہ میں پاکستان کی شمولیت کا ہندوستان خیر مقدم کرے گا۔ اور رائے ظاہر کی کہ پاکستان کو جاپانی امن کانفرنس میں بھی شرکت کا حق ملنا چاہیئے۔

مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر جو مظالم ہوئے ہیں مہذب دنیا اسے سن کر کانپ جائیگی

مسٹر سہروردی کا بیان مشترکہ امن کمیٹیاں قائم کرنے کا۔

کراچی ۲۴ ستمبر۔ مسٹر سہروردی سابق وزیر اعظم بنگال نے ایک بیان میں اپیل کی ہے کہ پنجاب میں [illegible] جو قتل عام جاری ہے اسے فوراً بند کر دیا جائے۔ انہوں نے اپنے بیان میں فرمایا کہ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں [illegible] قتل عام جاری ہے اور جس بے دردی اور بربریت سے مسلمانوں کو تہ تیغ کیا جا رہا ہے نہ تو الفاظ ان کا اظہار کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان واقعات کے بیان کی کسی میں ہمت ہے اس وقت تک بے شمار افراد کو قتل کیا جا چکا ہے لاکھوں لوگ بے خانماں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ جہاں مسلمانوں، ہندوؤں اور سکھوں کی آبادی ہے وہاں مشترکہ امن کمیٹیاں اور جتھے بنائے جائیں۔ جتھوں کے رضاکار اس بات کا حلف اٹھائیں کہ وہ قیام امن کے لئے اپنی جان تک لڑا دیں گے۔

جالندھر ۲۴ ستمبر۔ مشرقی پنجاب کی ریلوے کے صدر مقام سے یہ اعلان جاری کیا گیا ہے کہ پنجاب میں جو خراب صورت حالات ہے اور پناہ گزینوں کو منزل مقصود تک پہنچانے کا اہم معاملہ حکومت کے سامنے ہے اس وجہ سے تمام مسافر گاڑیاں تا حکم ثانی منسوخ کر دی گئی ہیں۔

کراچی میں درجہ حرارت ۱۰۶ درجہ تک پہنچ گیا

کراچی ۲۴ ستمبر۔ کراچی میں کل دن بھر غیر معمولی گرمی رہی اور درجہ حرارت ۱۰۶ درجہ تک پہنچ گیا۔ مقامی رسدگاہ کے بیان کے مطابق یہ گرمی اس وجہ سے پیدا ہو گئی تھی۔ کہ بحیرہ عرب شمال مشرقی سمت میں بہ رہا ہے۔ جس سے نشیبی سندھ میں ہوا کا رخ شمال مغرب کی طرف ہو گیا ہے اور بحیرہ عرب میں ہوا کے دباؤ میں کمی پیدا ہو گئی ہے۔ اغلب ہے کہ اس سے کراچی اور نشیبی سندھ میں گرمی کی م م م

روس اور مغربی یورپین ممالک کے اختلافات اور ہندوستان

فلشنگ میڈوز ۲۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ روس اور مغربی طاقتوں کے درمیان اختلافات کی جو وسیع خلیج حائل ہے۔ ہندوستان اس میں ایک بیچ کا راستہ اختیار کرنا چاہتا ہے۔ جنرل اسمبلی کی سٹیئرنگ کمیٹی میں ویٹو کے اہم مسئلہ پر اس نے دو مرتبہ اپنی رائے ظاہر کرنے سے احتراز کیا۔ اس مسئلہ کی تہ بالا مباحثہ میں بھی اس نے کوئی حصہ نہیں لیا۔ اگرچہ وفد کی لیڈر مسز وجے لکشمی پنڈت جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے ویٹو کے بے جا مصرف پر کڑی نکتہ چینی کر چکی تھیں

م م م ایک لہر دوڑ جائے گی۔ اور دو تین دن تک درجہ حرارت بڑھ جائے گا

جموں سے ۵۰ ہزار مسلمان پاکستان آ گئے

جموں ۲۴ ستمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ جموں سے اگر مسلمانوں کی پاکستان کو جانے کی یہی رفتار قائم رہی تو بہت جلد تمام جموں مسلمانوں سے خالی ہو جائے گا۔

اس وقت تک تقریباً ۵۰ ہزار مسلمان جموں سے پاکستان میں داخل ہو چکے ہیں اور ہر روز پانچ ہزار مسلمان پاکستان کو جا رہے ہیں۔